

بلغ العالی کماله کشف الدجیماله حشمت خصار صلاوا علیہ

المنه فله این سهراماد کل گلستان وحدت بلبل بوستان کثرت تربت چمن  
است حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم موسوم به



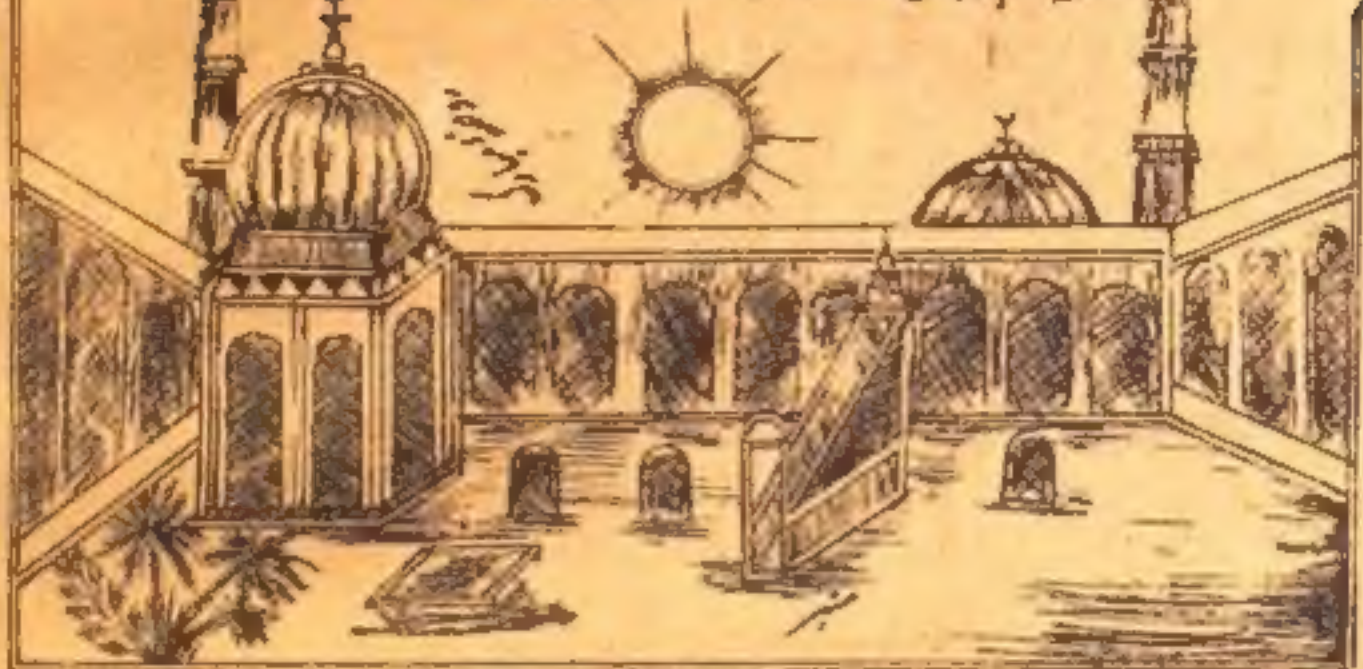
من تصنیف شاعر غراسخنور کیتا جناب میرزا محمد حسین خان ولد میرزا غلامحسینی  
خانصاحب رئیس جاوید با تمام خاک رسید فقیر محمد فداحسینی مستم مشور شفاعت

در مطبع نای گرانیت دپشاز از مطبع محلی گشت



اللَّهُ

نقشہ مسجد نبوی و روضہ مبارک رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد و نعت سید الانبیاء محمّدی مبارک اس رسالہ مبارک و عجاہ مقدسہ میں مصنف نے  
(سہرا) ردیف قائم کر کے ایک پچپ ترکیب کے ساتھ شب معراج کی تصویر کھینچی ہے  
محبوب رب العالمین کا سہرا ایک مرغوب کیا و ہوا اس دلپسند کیا و کی ابتدا شاعر ملک  
ناظم بہیمت مداح سید صاحب جناب محمد حسین خان صاحب تخلص محمد کی ذات کے  
ساتھ مخصوص تھی عاشقانِ روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مطالعہ  
و اول نظم سے دل خود شاد و مصنف کو دعا خیر و یاد فرما کر

و ہو بذا

کیا خوشی تھی شب معراج جب آیا سہرا  
چرخ پر و صوم سے زہر لے کر آیا سہرا  
جن پر نازل کیا اللہ نے قرآن مجید  
ملکی لکھنے کو انگشت شہادت کی قلم

قدسی کہتے تھے کہ لولاک کا پایا سہرا  
کیا سجا رخسہ محمد کے خدا یا سہرا  
سامعین ہی یہ اسی ماہ لقا کا سہرا  
مشک و عنبر کی سیاہی سویہ لکھا سہرا



بندش اس سہرہ کی جو سب کے جدا سے الگ  
 شب اسراہ سرافیل نے رضوانے کہا  
 پھول و حررت کے ہر اک حور ارم سولائی  
 گندہ چکا سہرا تو پھر حوروں نے پڑھ پڑا درندہ  
 پڑ پڑ پھر سورۃ اخلاص ہر اک نے سوا  
 لیکے لے لے گئے جبریل تو کہتے تھے ملک  
 طایر باغ ارم خوان پروں پر لائے  
 عرش پر شادی تھی تھی تھی زمین پر نو  
 آنکھوں میں فینہ تھی پر دل تہائی کا بیا  
 مژدہ وصل سنایا جو کھلی آپکی آنکھ  
 پیش جب خوان کیا کہنے لگو دو نو ملک  
 آگود دیکھتے ہی کھل گئیں کلیان ساری  
 یہ بھی اعجاز میرے پاس ہے مجھ کا تھا  
 خوان غارت کے لایا لاف قشیش پر ہر  
 بندہ چکا سہرا تو جبریل امین نے بڑا کر  
 اُس کے لین بیٹے کی حوائی بلالین چپٹ  
 ٹوڑ صلوٰۃ کا سنکر کہا ماشا اللہ  
 پاس اللہ کے جانے کو مکا نے نکلا  
 بیٹھا جب پشت پر نوز تو ہوا خیرا

اور سب جھوٹے ہیں لیکن سچا سہرا  
 کہ گندہ ہے آج میری جان زالا سہرا  
 رشتہ نور میں رضوان نے گوندھا سہرا  
 عطر و حررت جو ملا اور بھی نہکا سہرا  
 خوان جنت میں تکلف لگایا سہرا  
 آج باندھے گا یہ اللہ کا پیا را سہرا  
 نظر بد سے فرشتوں نے بچایا سہرا  
 در محبوب پر غل تھا کہ وہ آیا سہرا  
 لیکے جبریل جو آیا شب اسرا سہرا  
 رو برو لا کے سرافیل نے رکھا سہرا  
 خلد سے لے لے میں ہم عمل علی کا سہرا  
 خوش ہوا ایسا کہ پھولا نہ سما یا سہرا  
 کہ انھیں دیکھ کے بڑھنے لگا کلہ سہرا  
 سر پہ نہا دھنے کیلئے خود بخود اٹھا سہرا  
 کبھی آنکھوں نے کبھی سے لگایا سہرا  
 کہا آدم نے مبارک تمہیں بیٹا سہرا  
 چہرہ بشتاں ہو جب سنایا سہرا  
 باندھ کر وصل علی اطالہ سہرا  
 راستے میں کبھی ابھی کبھی سہرا



مکہ سو سدرہ ملک دیکھنا جاتا تھا ہر اک  
 حورو و غلمان تھے پس پیش برائی سارے  
 قاف کے گاتی چلین سارے یہ بیان ساری  
 تھی جو اللہ کو منظور نبی کی خاطر  
 لڑیاں سہر کی پڑھی جاتی تھیں نوشہرہ  
 راہ میں تھی یہ صدائے کے دہنے ہاں  
 سرسریہ پھر اکلمہ طیب سا جو چتر  
 شب معراج ہوئی کفر کی ظلمت کا نور  
 مشعلین نار کی تھنڈی ہو میں اسکے آلہ  
 گرمی حسن سے آتا تھا جبین پر جو عرق  
 چرخ پر جتنے سارے تھو چمک کر بولے  
 حسن کا اور ہی عالم نظر آیا سب کو  
 عرش پر پہنچا جو محبوب نہایت مرودہ  
 رونمائی میں بخشش امت کا جو تاج  
 مصطفیٰ پایا سے کی فرمتیں جو گھبراہٹ  
 سنتے ہی سید والا کو پسند آجائے

جب جھکا پنچہ قدرت سے سمجھا لا سہرا  
 کہتے جاتے تھے کہ ہو چاند سو اعلیٰ سہرا  
 پایا یوسف زلیخا نے ایسا سہرا  
 شب معراج بنا عقد ثریا سہرا  
 کہتے جاتے تھے ملک تھا یہی زیبا سہرا  
 دولہے ساکن مکہ تو مدینہ سہرا  
 اس بشارت میں جنبش کی نہ سر کا سہرا  
 سر پیغمبر برحق پہ جو چمکا سہرا  
 شب تاریک میں تھا نور کا یکہ سہرا  
 جنبش باد سے بن جاتا تھا پنکھا سہرا  
 چہرہ ہو بدر منیر آپ کا ہالہ سہرا  
 چرخہ جا کے جو احمد نے اٹھا یا سہرا  
 یان شفاعت کا تیرے سر پہ بندھا سہرا  
 بکرو حدت میں اتر کر ہوا تھنڈا سہرا  
 دل کو بہلاتا ہو میرے میرا گویا سہرا  
 بخشو اے مجھے معشر میں عجب کیا سہرا

لکھ کے فارغ جو ہو غیب سے الیٰ یزدا

اے محمد ہوا مقبول تمہارا سہرا

عزلیات دفت شریف



مریضِ حیر کو ہوتی شفا ہے  
کہ لب پر میرے وصفِ مصطفیٰ ہے  
تو سلطانِ گروہِ انبیاء ہے  
زمین ساری مصلیٰ آبِ کا ہے  
ریخ روشنِ پشیدانِ الصبح ہے  
میرے دل میں بھرا شوقِ لقاء ہے  
محبت میں تمہاری جو مزا ہے  
کہ سبحان الذی اسرار میں کیا ہے

رہنے کی عجب آب و ہوا ہے  
مجھے حاصلِ یرتبہ اویخدا ہے  
تیرا نام مبارک مصطفیٰ ہے  
مکانِ مصطفیٰ عرشِ علی ہے  
تیرے گیسوے وابستہ ہوا ہل  
لقابِ رخِ الٹ دستِ کرم سے  
نہ پائے وہ کسی نعمت میں لذت  
جو میں معراج کے منکر بتاؤں

محمد نام احمد لکے دیکھو  
بنات و قندے شیریں سوا ہے

## ولہ

خدا مجھ کو دکھلائے صورتِ تمہاری  
غنی مجھ کو کروے سخاوتِ تمہاری  
خدا جانتا ہے حقیقتِ تمہاری  
فقط چاہتا ہو عنایتِ تمہاری  
جو امت پر دیکھی محبتِ تمہاری  
سوئے طیبہ کھینچے محبتِ تمہاری  
مگر ہے امیدِ شفاعتِ تمہاری

سمائی میرے دلمین الفتِ تمہاری  
قناعتِ تمہاری کرے دل کو قانع  
عیانِ آپ پر معرفتِ خدا کی  
کسی شو کا تم سے میں سائل نہیں ہوں  
ہوئی روزِ اقرون عنایتِ خدا کی  
تمنا میرے دل کی یہ ہے کہ مجھ کو  
نہیں میرے اعمال بخششِ کمالی

مقام فنا اور مقام بقا میں



محمدؐ ہو مہر و رافت تمہاری

ولہ

بڑے احسان میں مجھ پر خدا کے  
محمدؐ آپ منظر میں خدا کے  
روان میں چار سو دریا عطا کے  
نصہ آپ کی سادی ادا کے  
لکھن اوصاف کیا کیا مصطفیٰ کے  
حسن تم میں میں جو ہر مصطفیٰ کے  
خدا کے واسطے پیارے خدا کے  
بڑے رتبے میں آل مصطفیٰ کے  
ابوبکر و عشر عثمان و حیدر  
مدارج مریم و حوٰسے پوچھو  
خیال آیا مجھے اکدن کہ احمدؑ  
چلو طیبہ جو ہے منظور صحت  
کریں گے حال خستہ پر ترحم  
پرٹھو اکھاپ اور مجھ پہ پھونکو  
الہی عرض صحت سو پذیرا  
کہا عباس نے پہ کر بلا میں  
تاج ایک کافی ہے ہمارا

بہت ممنون میں ہم مصطفیٰ کے  
محمدؐ آپ لایق میں ثنا کے  
گرم امت پر میں ابر سنا کے  
نئے انداز میں خیر الورا کے  
وہ معشوق اور عاشق میں خدا کے  
حسن تم لال ہو مشکاکا کے  
سما جا تو میری آنکھوں میں آ کے  
بڑے درجے میں خاصان خدا کے  
یہ چاروں جانشین میں مصطفیٰ کے  
جناب فاطمہ خیر النساء کے  
قرم حاج میں مریض لادوا کے  
کہ اونکے پاس میں سننے شفا کے  
کہ حضرت رحمدل میں انتہا کے  
کوٹے میں پیون کبتک روا کے  
کہ تو دے لگے اب تو دعا کے  
عظمت فرم میں سب شہر خدا کے  
چبانگے حبرم اشتیا کے



محمد تم ہو جن کے نام لیوا  
وہ نانا میں شہید کر بلا کے

ولہ

شب میلاد کہتے ہیں کہ جب وقت سحر آیا  
علی شیر خدا خیر کے میدان میں جو در آیا  
مسیحا بھی دوائے کو جسکے پاس اینٹوں  
حسن کو مصطفیٰ کی گود میں دیکھا جو رضوان  
درود انکی آب و تاب پوچھو ابرہہ سان کے  
تو لد جب ہو احمد کہا یہ لات و عزائی  
اٹھا اک شور عالم میں کہ شاہ بحر و بر آیا  
لے ہمراہ جبریل امین فتح و ظفر آیا  
مریضان محبت کے کہو وہ چارہ گر آیا  
کہا نخل رسالت میں یہ کیا چھٹا مڑ آیا  
گہر سچا بھی جسکے سامنے جھوٹا نظر آیا  
پڑھو سب کلمہ طیب شریعت و شہر آیا

اور طاشہرہ جہان میں جب محمد حسن کا اور سکر  
نظارہ کرنے دن کو شمس اور شب کو قمر آیا

ولہ

پہنچتے سے یہ ہے سوال میرا  
منکشف آپ پر ہے حال میرا  
کوئی حامی نہیں میرا تو ہو  
دروہجراں سے میں تو مڑتا ہوں  
تم شفاعت کرو خدا سے میری  
آپ انا میرے جنازہ پر  
نہیے یہ عرض ہے محمد کی  
کہ رہے آپ کو خیال میرا  
دور سب کیجئے ملال میرا  
ہے مددگار ذو الجلال میرا  
تھے پوچھا کبھی نہ حال میرا  
ہے گنہ گار بال بال میرا  
جب ہو دنیا سے انتقال میرا  
دل محزون کرو کمال میرا



قطعه من متبحر فکر محب خاص جناب حاجی محمد صدیق صاحب خلاصہ میں ہے

نوشت حضرت حبتی جو این عجلہ پاک  
بدست گہرا فسر رسالت خاص

گوش من خبر الطباع او چو رسید  
ریاض فیض نور الہی - نوشتہ ام ای اظہار

قطعه شاعر بقیہ جناب منشی محمد امین صاحب حبتی تخلص کو کب بن محمد زید مرزا صاحب

ز تصنیف مفید حضرت میرزا محمد خان  
رقم شد چون ثناء و حال معراج حبیب رب

سال الطباعش عند لبیل پشایان بود  
نسیم فیض ربانی - سرودم گفت ای کو

قطعه حضرت مصنف رسالہ ہذا

فارغ ہوا جو لکھنے میں سہرا حضور کا  
تاریخ کا کھٹکا تھا سینے میں خار غم

رضوان نے یہ کہا کہ محمد حسین خان  
تاریخ اسکی ہے - گل باغیچہ ایم

قطعه خاکسار ہتم رسالہ ہذا و گلدستہ منشور شفاعت سید فقیر محمد فدا حسین حبتی صاحب بری ساکن ہے

جہا نہیں کیوں ہو شہرت عروس نظم زیبائی  
کلام لغت سے یہ حضرت مرزا محمد کا

ہیں موقوف سہر پر لکھی غزلیں بھی سب چھی  
گلستان ثناء و دل پھلا پھولا محمد کا

ہے کیونکر نہ دے روز و شب خوشاخوانی  
کہ ہے میرزا محمد جان کے شہر احمد کا

وہ تاریخ ناقص ہے کہا یوں او فدا مجھ کو  
کہ یہ تاریخ بہت عمدہ ہوا سہرا محمد کا

خاتمہ الطبع از ہتم رسالہ ہذا - پس محمد ملک اعلام و لغت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

و منقبت آل عظام و اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایوم الدین واضح ناظرین ہو کہ یہ رسالہ لغت سید

الام و عجلہ بہت شیم موروم بگل باغیچہ شاعر ہتم رسالہ ہذا و گلدستہ منشور شفاعت سید فقیر محمد فدا حسین حبتی صاحب

چشتی جلوروی تاریخ باز ہتم ماہ جلوی الاول ۱۳۱۳ھ شاعت لایا نور بصیر ناظرین جلوہ جمال طبع بڑایا - و ہتم

کہ یہ رسالہ مصنف ہی کا حصہ تھا ورنہ پورا شرح حال مریج شریفین بشر غیر ممکن ہوتا اور یہی ہے قبول طافرا